

سماجی علوم

ہندوستان اور عصری دنیا-II

دسویں جماعت کے لیے تاریخ کی درسی کتاب

© NCERT
not to be republished

سماجی علوم

ہندوستان اور عصری دنیا-II

دسویں جماعت کے لیے تاریخ کی درسی کتاب



جامعہ ملیہ اسلامیہ



نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ



Hindustan Aur Asri Duniya-II
(India and Contemporary World-II)
Textbook for Class X

ISBN 81-7450-782-5

پہلا اردو ایڈیشن

اکتوبر 2007 کار تک 1929

دیگر طباعت

جنوری 2013 پوش 1934

1937 2015 odu

PD 5H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ 2007

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یاداشت کے ذریعے یا ذیانت کے سٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی تریل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد ہندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحے پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی ہر کے ذریعے یا چھپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط تصور ہوگی اور نا قابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلیکیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کمپس

سری اروندو مارگ

نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیڑے ٹیلی

ایکسٹینشن ہاشنکری III اسٹیج

بنگلور - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون

ڈاک گھر، نوجیون

احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کمپس

بمقابل ڈھانگل بس اسٹاپ، پانی ہائی

کولکٹہ - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس

مالی گاؤں

گواہٹی - 781021 فون 0361-2674869

قیمت: ₹ 125.00

اشاعتی ٹیم

- ہیڈ پبلیکیشن ڈویژن : دینیش کمار
- چیف پروڈکشن آفیسر (انچارج) : ارون چتکارا
- چیف بزنس مینجر : گوتم گانگولی
- چیف ایڈیٹر : شویتا اُپل
- ایڈیٹر : سید پرویز احمد
- پروڈکشن اسٹنٹ : اوم پرکاش
- سرورق اور ڈیزائن : کارٹو گرافی
- پارتھوی شاہ : کے ورگیس
- شرینی رائے اور شیوراج پاترا

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ
سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ،
شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے انا پرنٹو گرافکس پرائیویٹ لمیٹڈ،
K-347، اڈیوگ کیندر ایکسٹینشن-II، سیکٹر ایکوٹیک-III،
گریٹر نوئیڈا - 201306 میں چھپوا کر پبلیکیشن ڈویژن
سے شائع کیا۔

’قومی درسیات کا خاکہ — 2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویہ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقہ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور ان سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقہ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچکلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازہ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ تنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اولیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ”کمیٹی برائے درسی کتاب“ کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل سوشل سائنس کے مشاورتی گروپ کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر نیلا دری بھٹا چاریہ کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عمل کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرناں مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دلش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگران کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی

ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکرگزار ہیں جنہوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے پروفیسر مسعود الحق کی شکرگزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

نئی دہلی

20 نومبر 2006

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT
not to be republished

کمپٹی برائے درسی کتب

چیر پرسن، مشاورتی کمیٹی برائے سماجی علوم کی درسی کتاب برائے ثانوی سطح
ہری واسودیون، پروفیسر، شعبہ تاریخ کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتہ

خصوصی صلاح کار

نیلا درمی بھٹا چاریہ، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹاریکل اسٹڈیز، اسکول آف سوشل سائنسز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (باب V)

اراکین

برج تنکھا، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایسٹ ایشین اسٹڈیز، دہلی یونیورسٹی، دہلی (باب II)

جی۔ بالا چندر، پروفیسر، گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل اسٹڈیز، جینیوا (باب IV)

جانکی نائر، پروفیسر، سینٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکاتہ (باب VI)

مونیکا گنجیا، پروفیسر، ماریا گوپیرٹ میٹرگیسٹ پروفیسر، Historisches Seminar، یونیورسٹی آف ہونوور، جرمنی (باب I)

پی۔ کے۔ دتا، پروفیسر، سینٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکاتہ (باب VIII)

رشی پالیوال، ایٹکویہ، ہوشنگ آباد

ریکھا کرشنن، ہیڈ آف سینٹر اسکول، وسنت ویلی اسکول، نئی دہلی

سیکھر بندھوپادھیائے، پروفیسر، فیکلٹی آف ہیومنیزیز اینڈ سوشل سائنسز، وکٹوریہ یونیورسٹی آف ویلینگٹن، نیوزی لینڈ (باب III)

شکلا سانیا، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ہسٹری، جادھو پور یونیورسٹی، کولکاتہ (باب I)

تنیکا سرکار، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹاریکل اسٹڈیز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (باب VII)

اودے کمار، پروفیسر، سینٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکاتہ (باب VIII)

ممبر کوآرڈینیٹر

کرن دیوند، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایلمنٹری ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تعلق ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ”مقتدر عوامی جمہوریہ“ کی جگہ (1977-1-3 سے)

2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ”قوم کے اتحاد“ کی جگہ (1977-1-3 سے)

اظہار تشکر

یہ کتاب بہت سے مؤرخین، اساتذہ اور ماہرین کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ ہر باب کو لکھنے، اس پر بحث کرنے اور نظر ثانی کرنے میں مہینوں لگے ہیں۔ ہم ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان بحث مباحثوں میں حصہ لیا۔

متعدد لوگوں نے کتاب کے ابواب پڑھے اور مدد کی۔ ہم مانیٹرنگ کمیٹی کے اراکین کے خاص طور پر مشکور ہیں جنہوں نے مسودے پر اپنی رائے دیں۔ کم کم رائے نے متن میں بہت سی تبدیلیاں تجویز کیں۔ ارونما، گوتم بھدرا، سپریا چودھری جینتی چٹوپادھیائے، سنگیتا راج، سمبودھاسین، لکشمی سبرامنیہ، اے آر وینکٹا چلاپتھی، ٹی۔ آر۔ ریش بیری، جی۔ سی۔ ایس۔ وینکٹیشورن اور ساہانہ نے باب II میں مدد کی۔ پرشوتم اگر وال نے ہندی ناول کے حصوں کے لکھنے میں مدد دی۔ باب III کے لیے ویتنامی متن کا ترجمہ نلن کوک این نے کیا۔

کتاب کی تصویروں کا کام متعدد اداروں اور بہت سے لوگوں کی معاونت کے بغیر ناممکن تھا۔ دی لائبریری آف کانگریس پرنس اینڈ فوٹو گرافس ڈیویژن؛ راہندر بھون فوٹو آرکائیوز، وشوا بھارتی یونیورسٹی، شانتی نکیتن؛ فوٹو آرکائیوز، امریکن ایبسی، نئی دہلی؛ اندرا گاندھی نیشنل سنٹر فار دی آرٹس، نئی دہلی؛ نیشنل مینوسکرپٹس مشن لائبریری، نئی دہلی؛ سنٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکاتہ؛ اشوتوش کلکشن آف دی نیشنل لائبریری، کولکاتہ؛ روجا مٹھیا ریسرچ لائبریری ٹرسٹ، چنئی؛ انڈیا کلکشن، انڈیا انٹرنیشنل سینٹر؛ آرکائیوز آف انڈین لیبر، وی وی گری نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف لیبر، نئی دہلی؛ فوٹو آرکائیوز، یونیورسٹی آف ویسٹ انڈیز، ترینداڈ؛ جیوتندر اینڈ جونا جین نے بصری شبیہوں کے اپنے کلکشن سے فیض حاصل کرنے کی اجازت دی۔ یہ کلکشن اب CIVIC آرکائیوز میں موجود ہیں۔ پارٹیو شاہ نے بھی اپنے کلکشن سے بہت سی تصویریں دی۔ پرہومہا پاترا نے بندھوا مزدوروں کی تصویریں فراہم کیں۔ مظفر عالم نے شکاگو لائبریری سے مواد فراہم کیا، پراتک چکرورتی نے کینٹ لائبریری سے تصویریں نقل کر کے بھیجیں۔ انیس وناٹک اور پرتھو شیل نے نئی دہلی میں تصویروں کی تحقیق کی۔

شالنی ایڈوانی نے متعدد بار ایڈٹنگ کی اور اس بات کو یقینی بنایا کہ متن بچوں کی دست رس میں رہے۔ شیاما وارنر نے متن کی بہت سی غلطیوں اور کمیوں کی نشاندہی کی۔ پروجیکٹ میں ان دونوں کی انتہائی لگن کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ ہم نے ہر اس فرد کا شکریہ ادا کرنے کی کوشش کی ہے جس نے کسی طرح بھی ہماری مدد کی ہے۔ لیکن پھر بھی اگر نادانستہ کوئی نام رہ گیا ہو تو اس کے لیے معافی کے خواستگار ہیں۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد اکبر اور حسن البتّا، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹرز شاملہ فاطمہ، فلاح الدین فلاجی، محمد وزیر عالم اور زنگس اسلام اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کو شک کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

فوٹو اور تصاویر کے لیے ہم درج ذیل اداروں اور افراد کے شکر گزار ہیں

ادارے اور فوٹو آرکائیو

آرکائیو آف انڈین لیبر، وی وی گری نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف لیبر
آشوتوش کلکشن آف دی نیشنل لائبریری، کولکاتہ
کلکشن جیو تندر اور جوٹا جین، CIVIC آرکائیو
لائبریری آف کانگریس پرنٹس اینڈ فوٹو گرافی ڈویژن
مینواسکرپٹ مشن کلکشن
فوٹو آرکائیو، امریکن لائبریری، نئی دہلی
فوٹو آرکائیو، یونیورسٹی آف ویسٹ انڈیز، ٹرینڈاڈ
پبلیکیشن ڈویژن، ہنٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ
رو جاتھیا ریسرچ لائبریری ٹرسٹ، چنئی
ساتھیا اکادمی، کولکاتہ

رسائل

دی السٹریٹ لندن نیوز
السٹریٹ ٹائمز
انڈین چارپواری
گرافک

کتابیں

برہمن، جان اور پارٹھیو شاہ کی تصنیف Working the Mill No More
چودھری، کے۔ این۔ کی تصنیف Trade and Civilization in the Indian Ocean
دویدی، شادرا اور رابل مہو ترا کی تصنیف Bombay: The City within
اوینسن نورما کی تصنیف The Word is Scared; Scared is the Word
ہال، پیٹر کی تصنیف Cities of Tomorrow: An intellectual History of Urban Planning
and the Designing in the Twentieth Century
ہاروی، ڈیوڈ کی تصنیف Paris: Capital of Modernity
جولس، جی۔ ایس کی تصنیف Outcast London: A Study in the Relationship between
classes in Viltorian Society
کارنو، اسٹینلی کی تصنیف Vietnam: A History
روہے، پیٹر کی تصنیف Gandhi
سینٹ رچرڈ کی تصنیف Flash and stone: The Body and the City in Western Civilisation
اور The Golden Shoe: Building Singapore's Financial District

تعارف

ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جہاں قوموں کا وجود ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ قوموں سے جڑے ہوتے ہیں اور قومیت رکھتے ہیں اور پھر یہ فرض کر لیتے ہیں کہ اپنائیت اور تعلق کا یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ قوم اور ملک ایک ہی چیز ہیں اور دونوں اصطلاحیں ایک دوسرے کی مترادف ہیں۔ ہم ان کے درمیان کوئی فرق نہ کرتے ہوئے دونوں اصطلاحات کو ہم معنی سمجھتے ہیں۔ ہم ملکوں کو ایسے متحدہ وجود سمجھتے ہیں جن کی بین الاقوامی سرحدیں متعین اور علاقے مقرر ہوتے ہیں ان کی ایک قومی زبان ہوتی ہے اور ایک مرکزی حکومت۔

پھر بھی اگر ہم پیچھے کی طرف لوٹیں اور اٹھارہویں صدی کے وسط میں پہنچ کر قوموں کی وہی تصویر ڈھونڈیں جو آج ہے تو ہمیں مایوسی ہوگی اور اگر ہم لوگوں سے ان کی قومیت یا قومی شناخت کے بارے میں سوال کریں تو وہ ہمارے سوالوں کو سمجھ بھی نہ پائیں گے کیونکہ اُس زمانے میں قومیں موجودہ صورت میں نہیں ہوتی تھیں۔ لوگ سلطنتوں، چھوٹی چھوٹی ریاستوں، جاگیروں اور تعلقوں میں رہتے تھے قوموں کی حیثیت سے نہیں۔ مشہور مورخ Eric Hobsbawn نے کہا تھا کہ جدید قوموں کے بارے میں سب سے اہم بات ان کی جدیدیت ہے۔ موجودہ قوم کے وجود کی تاریخ 250 سال سے زیادہ پرانی نہیں ہے۔

قوم کے جدید تصور کی ارتقا کیسے ہوئی؟

اور عوام نے خود کو ایک قوم سے منسلک دیکھنا کیسے شروع کیا؟

قوم سے تعلق کے احساس کا ارتقاء ایک مخصوص مدت کا مرہون منت ہے۔ اس کتاب کے پہلے تین ابواب (حصہ اول) اس ارتقا کی تاریخ سے بحث کریں گے۔ آپ کو پتہ چلے گا کہ کس طرح نیشنلزم یا قومیت کے تصور نے یورپ میں فروغ پایا اور مختلف عملداریاں اور علاقے ایک دوسرے میں ضم ہوئے اور قومی حکومتیں قائم ہوئیں۔ یہ کئی دہائیوں پر مشتمل ایک ایسا عمل تھا جس میں کئی جنگیں اور انقلاب، کئی نظریاتی تصادم اور سیاسی تنازعات کی کارفرمائی تھی۔ یورپ کی بات کرنے (باب I) کے بعد ہماری نظر ہندوستان اور انڈیا چائنا میں قومیت کے فروغ پر ہوگی۔ ان دونوں جگہوں پر قومیت کی تشکیل نوآبادیاتی سامراج مخالف تجربے نے کی تھی۔ لیکن ان ممالک میں قومی تحریکوں نے بالکل مختلف شکل اختیار کی۔ باب II اور III آپ کو یہ سمجھنے میں مدد دے گا کہ نوآبادیاتی ممالک میں قومیت متضاد نظریات کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے کس طرح متنوع انداز سے فروغ پاسکتی ہے اور اسے جدوجہد کے مختلف طریقوں سے کیوں کمر بوط کیا جاسکتا ہے۔ اور ساتھ ہی الگ الگ جدوجہد کے میدان میں کس طرح سے پروان چڑھ سکتی ہے۔

ان ابواب میں قومیت کی کہانی کئی سطحوں پر آگے بڑھے گی۔ آپ یقیناً گیوپی مازینی (Guiseppe Mazzini)، ہوچی من اور مہاتما گاندھی جیسے عظیم رہنماؤں کے بارے میں پڑھیں گے۔ لیکن ہم قومیت کو محض اہم رہنماؤں کے قول و فعل یا ان واقعات سے نہیں سمجھ سکتے جن کی انھوں نے قیادت کی یا جن میں انھوں نے حصہ لیا۔ اس کے لیے ہمیں عام آدمی کے حوصلوں، آرزوؤں اور ان کی سرگرمیوں پر بھی نظر ڈالنی ہوگی اور یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ قومیت کے جذبے کا اظہار روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے واقعات میں کس طرح ہوتا ہے اور یہ کہ بظاہر غیر مماثل اور بے تعلق تحریکات اس کی صورت گری میں کیا کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ سمجھنے کے لیے کہ قومیت کا تصور

کس طرح پھیلتا ہے ہمیں صرف یہی نہیں دیکھنا ہوگا کہ رہنماؤں نے کیا کہا بلکہ اس حقیقت پر بھی نظر ڈالنی ہوگی کہ عوام نے ان کی باتوں کو کس طرح سے سمجھا اور کس طرح ان کی تاویل کی۔ اگر ہم یہ سمجھنا چاہیں کہ عوام نے کس طرح خود کو قوم سے منسلک سمجھنا شروع کیا تو پھر ہمیں نہ صرف ان سیاسی واقعات پر نظر ڈالنی ہوگی جو طریقہ کار کے ناقد تھے بلکہ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ قومیت کا جذبہ اور احساس فن کاروں اور ادیبوں کی تخلیقات میں کس طرح ظاہر ہوا۔

دوسرے حصے میں ہماری توجہ اقتصادی صورت حال اور روزگار کی جانب ہوگی پچھلے برس آپ نے اُن جانور چرانے والے، جنگل میں رہنے والے اور کاشتکار گروہوں کے بارے میں پڑھا تھا جن کے بارے میں خیال ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو سرد گرم زمانہ سے اپنے کو بچا کر لائے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس نئی دنیا کا ہی حصہ ہیں جس میں ہم رہتے ہیں۔ اس سال ہم اپنی توجہ کو جدیدیت کی تین علامتوں — عالمگیریت (globalization) صنعت کاری (industrialization) اور شہری زندگی (urbanization) — پر مرکوز کریں گے اور ان کی تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر نظر ڈالیں گے۔

باب IV میں آپ دیکھیں گے کہ عالمگیر دنیا کس طرح ایک طویل اور پیچیدہ تاریخ سے وجود میں آئی۔ زمانہ قدیم سے یاتریوں، تاجروں اور مسافروں نے ساز و سامان، مہارتوں اور معلومات کے خزانوں کے ساتھ لوق و دق فاصلے طے کیے ہیں اور سماجوں کو ایک دوسرے سے ایسے ایسے طریقوں سے جوڑا ہے کہ جن کے عواقب اکثر متضاد بھی ثابت ہوئے۔ اشیاء خورد و نوش اور مختلف اقسام کے پودوں کی نسلیں ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں خوب پھیلیں، معلومات اور ذائقوں کے ساتھ ساتھ بیماریاں اور اموات بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوئیں۔ جب مغربی طاقتیں نام و نہاد تہذیب کا علم لے کر افریقہ میں در دراز علاقوں تک گئیں تو قیمتی دھاتیں اور غلام امریکہ اور یورپ لے جائے گئے اور جب کیری بین جزیروں میں عالمی منڈی کے لیے کافی اور گنے کی کاشت کی جانے لگی تو اس کے ساتھ ہی کاشت کے لیے مزدوروں کی فراہمی کو یقینی بنانے کی خاطر چین اور ہندوستان میں بندھوا مزدوروں کا جابر نظام معرض وجود میں آیا۔

اسی طرح سے باب VI دنیا کے مختلف حصوں میں شہروں کے وجود اور ان کی ترقی کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرے گا۔ بڑے شہروں کی سیر کرنے والا اکثر عمارتوں، پلوں، سڑکوں اور نقل و حمل کے اور جاگتی ذرائع اور جگہ جگہ جاگتی ہوئی دوکانوں کی لمبی قطاروں اور ساز و سامان کو دیکھ کر مسحور ہو جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ شہر دراصل وہ جگہ ہیں جہاں تجارت اور صنعت و حرفت پھلتی پھولتی ہے، لوگ کام کی تلاش میں آتے ہیں اور ان کے سامنے روزگار کے مواقع کھلتے ہیں۔ تاریخ کے اس روشن پہلو کو دیکھتے ہوئے ہمیں ان لوگوں کی زندگیوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیے جنہیں کوئی روزگار نہیں ملتا یا وہ جو پھیری لگا کر زندگی بسر کرتے ہیں، روزی کمتے ہیں، عارضی گھروں اور گنجان بستیوں میں رہتے ہیں۔ باب VI میں ہم شہری زندگی کے تجربات کے مختلف اور متضاد پہلوؤں کو دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تیسرا حصہ آپ کو طباعت کی صورت حال اور ناول کے تاریخی ارتقا سے متعارف کرائے گا۔ آج جب ہمارے چاروں طرف چھپی ہوئی

چیزوں کا انبار ہے یہ تصور کرنا ہمارے لیے مشکل معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ بھی گزرا ہے جب لوگ طباعت سے واقف بھی نہیں تھے۔ باب VII ہمیں بتائے گا کہ معاصر دنیا کی تاریخ چھاپے خانے اور طباعت کے ارتقا سے کتنا قریبی تعلق رکھتی ہے آپ دیکھیں گے کہ طباعت نے کس طرح معلومات، نظریات، بحث و تحیص، تبادلہ خیال پروپیگنڈہ اور ادب کی متعدد نئی ہیئتوں کو پھیلنے اور پھیلانے میں کتنی مدد کی ہے اور ادب کی متنوع اصناف کو متعارف کرایا۔ مثال کے طور پر ناول اتنا مقبول صرف اس لیے ہوسکا کہ اسے چھاپا جاسکتا تھا اور بڑی تعداد میں فروخت کیا جاسکتا تھا۔ چونکہ ناول بہت پڑھے گئے اور اس نے لوگوں کے ذہنوں کو متاثر کیا، اس عہد کی سیاست پر بھی اثر ڈالنا شروع کیا، شناخت اور طور طریقوں کو بھی شکل دی اور عہد کی تہذیب اور سیاست سے تعلق استوار کر لیا۔ ہمیں اکثر اس کا احساس نہیں ہوتا کہ اس دنیا کے تئیں ہمارے رویے اُس ادب سے کس طرح متاثر ہوتے ہیں جو ہم پڑھتے ہیں۔

جب ہم اپنے روزمرہ کے ان موضوعات پر تبادلہ خیال کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ کس طرح ہمیں دنیا کی بظاہر غیر اہم چیزوں پر غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔ پچھلے سال آپ نے تاریخ کی جو کتاب پڑھی تھی اسی کی طرح یہ کتاب ہندوستان اور عصری دنیا-II، بھی تین حصوں اور آٹھ ابواب میں منقسم ہے۔ آپ کو صرف پانچ ابواب دو پہلے اور دو دوسرے حصے سے اور ایک تیسرے حصے سے پڑھنے ہیں۔

نیلا درمی بھٹا چاریہ

خصوصی صلاح کار

بھارت کا آئین

حصہ III (دفعہ 12 سے 35)

(بعض شرائط، چند مستثنیات اور واجب پابندیوں کے ساتھ)

بنیادی حقوق

کے ذریعہ منظور شدہ

حق مساوات

- قانون کی نظر میں اور قوانین کا مساویانہ تحفظ
- مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر عوامی جگہوں پر مملکت کے زیر انتظام
- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع
- چھوٹ چھات اور خطابات کا خاتمہ

حق آزادی

- اظہار خیال، مجلس، انجمن، تحریک، بود و باش اور پیشے کا
- سزا کے جرم سے متعلق بعض تحفظات کا
- زندگی اور شخصی آزادی کے تحفظ کا
- 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا
- گرفتاری اور نظر بندی سے متعلق بعض معاملات کے خلاف تحفظ کا

استحصال کے خلاف حق

- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت کے لیے
- بچوں کو خطرناک کام پر مامور کرنے کی ممانعت کے لیے

مذہب کی آزادی کا حق

- آزادی ضمیر اور قبول مذہب اور اس کی پیروی اور تبلیغ
- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی آزادی
- کلی طور سے مملکت کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت کی آزادی

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

- اقلیتوں کی اپنی زبان، رسم خط یا ثقافت کے مفادات کا تحفظ
- اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے کے قیام اور ان کے انتظام کا حق

قانونی چارہ جوئی کا حق

- سپریم کورٹ یا کورٹ کی جانب سے ہدایات، احکام یا رٹ کے اجرا کو تبدیل کرانے کا حق

پیش لفظ

تعارف

حصہ I : دیباچہ واقعات اور عمل

باب I : یورپ میں نیشنلزم کا عروج

باب II : انڈوچائنا میں نیشنلسٹ تحریک

باب III : نیشنلزم ہندوستان میں

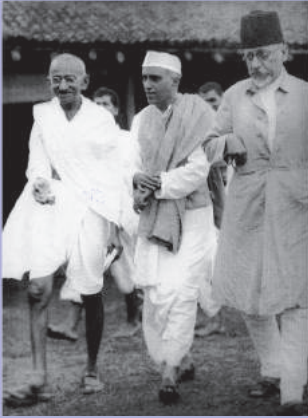
v

xi

3

29

53



باب حصہ II : ذریعہ معاش، اقتصادیات اور سوسائٹی

باب IV : ایک عالمگیر دنیا کا بننا

باب V : صنعتیت کا عہد

باب VI : کام، زندگی اور فرصت کے اوقات

77

103

127



باب حصہ III : روزمرہ زندگی، کلچر اور سیاست

باب VII : پرنٹ کلچر اور جدید (ماڈرن) دنیا

باب VIII : ناول، سماج اور تاریخ

153

177

